منشور محمدی

۱۲۹۹

نمبر ۱۴ | مطبوعہ ۱۵ جمادی الاول سنہ ۱۲۹۹ ہجری قدسی | جلد ۱۱

مثنوی عیش

مستوجب حمد وہ خدا ہے | جو خسرو کشور بقا ہے
عالم پہ قدیر ہی احد ہی | سلطان قلمرو ابد ہی
مالک رازق کریم خالق | عادل سامع مرید صادق
خلاق زمین و آسمان ہی | وہ غارسن مایہ کن فکان ہے
پیدا ہوے ایک لفظ کن سے | انہارہ ہزار عالم اوسکی
قندیل فلک بوجہ احسن | شمع مہ و مہر سے ہے روشن
شاہنشہ ملک بے مثالی | محبوب حسریم لایزالی
دیہیم جلال فرق پر ہی | اورنگ قدم پہ جلوہ گر ہی
خالق ہر چیز کا وہی ہے | صنعت ہر چیز مین رہی ہے
افعال حکیم لایزالی | ہوتی نہین مصلحت سے خالی
کیا لکھون ثنای ایزد پاک | ارشاد نبی ہی ما عرفناک
جب نعت نبی کا وقت آیا | خامہ نے ادب سے سر جھکایا
لولاک لما خلقت الافلاک | آیا ہے بشان شاہ لولاک

ای صل علی رسول امجد | سردار پیمبران محمدؐ
جو اوسکی ثنا لکھون دمبدم بحر | خورشید عرب مہ عجم ہے
وہ افسر فرق انبیا ہے | محبوب جناب کبریا ہی
شاہنشہ کشور نبوت | آرایش مسند شریعت
سب پر شرف نبی عیان ہے | وہ علت غائی جہان ہے
ای خامۂ عیش لکھ بانصاف | منشور محمدی کے اوصاف
جب سے نکلا یہ رشک گلزار | نظرون سے گری جہان کے اغیار
جو فضل و شرف اسی بجا ہی | ہمنام جناب مصطفےٰ ہے
نور رخ دلپذیر اسلام | ماحی ملل ظہیر اسلام
شمس الاخبار آسمان پر | ہی پیش مسیح نیک اختر
کرتا ہے بعقب زار و نا شاد | منشور محمدی کی فریاد
چھپتے ہین صحیح سب کو الیف | بے شبہ ہے افسر صحایف
عمدہ خبرین نفیس مضمون | ہر کلمہ پہ رشک در مکنون
ہر سال روپیہ پانچ جو دے | اس گوہر بے بہا کو وہ لے

ق

پر شرط بیشگی کی ای یار
سال دمہ در روز و شب الٰہی
اس نظم کو کر چکا جب اختتام
مابعد سے کچھ نہیں سروکار
ہوا سکو بہت بڑی توفیق
توفیق محمدی رکھا نام

بقیہ دلیل اول

قولہ ہمکو یہ معلوم نہین ہوتا کہ یہ اہل اسلام نے خیال کہان سے پیدا کیا کہ سب نبی معصوم اور بیگناہ ہین کیونکہ خود قرآن مین سورہ آل عمران کے ۵ رکوع مین لکھا ہے۔ وما کان قولھم الا ان قالوا ربنا اغفر لنا ذنوبنا واسرافنا فی امرنا یعنے بہت نبی کہتے ہین کہ ای ہمارے رب بخش ہمارے گناہ اور جو ہم سے زیادتی ہوئی ہمارے کام مین انتہی۔ اس آیت کو دیکھہ کر ہمکو بہت شبہ ہوا کہ اہل اسلام کا یہ گمان کہ سب نبی معصوم ہین غلط ہے۔ جواب آپ کو معلوم کیا خاک ہو جبکہ آپ کو قرآن شریف ہی پڑہنا نہین آتا جیسا کہ آیت مذکورہ بالا کے لکھنے سے عربی دانی و قرآن خوانی آپ کی ظاہر ہے۔ اولاً یہ آیت لشکری لوگون کی دعا ہے جسکو آپ نے اپنی کم فہمی سے انبیاء علیہ السلام کی دعا خیال کر لیا ہے یہ صریحاً آپکی غلطی ہے آپ کو مناسب تہا کہ پہلے کوئی تفسیر قرآن شریف کی دیکھہ لیتے تاکہ برقت مشتہر کرنی مضمون رسالہ نبی معصوم سے شرمندگی حاصل کرنی نہ پڑتی۔ دیکھئے تفسیر عمدۃ البیان جلد اول صفحہ ۱۹۷ اور تفسیر رونی جلد اول صفحہ ۳۰۸۔ اور تفسیر حسینی اردو یعنے تفسیر قادری جلد اول کے صفحہ ۱۳۳ مین لکھا ہے وکاین من نبی۔ اور کتنے پیغمبرون مین سے یعنے بہت پیغمبر تہے کہ راہ خدا مین لڑے معہ ربیون کثیر سے ساتہ اونکے ہوکر سپاہی لوگ بہت ربی اس سپاہ کا نام ہے جو ہزار سے کم نہ ہو اور عین المعانی مین

لکھا ہے کہ ربی دس ہزار سپاہی کے معنے مین ہے یا ربی نسبتی کے معنے پر ہے یعنے فقہا علما حکما اتقیا جو اپنے پیغمبر کے ساتہ تہے فما وہنو۔ پس سستی نہین کی ان پیغمبرون اور ان کی اصحابون نے لما اصابھم واسطے اوسکے جو پہونچین اونہین تکلیفین فی سبیل اللہ کافرون کے ساتہ جہاد کرنے مین وما ضعفوا۔ اور ضعیف نہین ہوگئے لڑائی بہت ہونے سے۔ وما استکانو۔ اور عاجزی نہین کی دشمنون کے ساتہ شکست کہائے ہوئے لوگون اور ان مسلمانون کی طرف اشارہ ہے جو ابن ابی سے التجا کرے ابوسفیان سے امان کا خط چاہتے تہے واللہ یحب الصابرین۔ اور اللہ دوست رکہتا ہے صبر کرنیوالونکو جہاد پر وما کان قولھم اور نہ تہا قول ربانیون کا بعد قتل ان پیغمبرون کے اگر قتل واقع ہوا الا ان قالوا مگر یہ کہ اونہون نے کہا ربنا اغفر لنا ای رب ہمارے بخشدے ذنوبنا۔ گناہ ہمارے جنکی سبب سے فتح نہ ہوئی اور ہمارا نبی قتل ہوگیا واسرافنا اور در گذر زیادتیون ہمارے فی امرنا بیچ کام ہمارے کے۔ اور ایسا ہی تفسیر معالم مین لکھا ہے اگر پادری صاحب اوپر کی ایک دو آیت پر غور فرماتے تو کبھی دکہہ نہ کہاتے۔ ناظرین آیات مذکورہ بالا کو غور سے دیکہین اس آیت مین کہین ہنیو نکا لفظ بہی ہے جسکا ترجمہ پادری صاحب نے بہت سے نبی کئے ہین باقی آئندہ انشاء اللہ دیا جاویگا۔ از لودیانہ۔

مسئلہ تثلیث والوہیت مسیح کا

مسلمانون کے تمام تر دین انجیل مقدس و نبوت حضرت مسیح علیہ السلام کو ماننا اور یہی تذکرہ قرآن مین مکرر سہ کرر آیا ہے اور مسلمان اسے اپنی نمازون مین دعاؤن مین اوقات مصیبت

مناجاتو نمین پڑہتے ہین پس عیسائی تو صرف صبح و شام نماز
یعنے دعا پڑہ لیتے ہین مگر مسلمان رات و دن موسیٰ و عیسیٰ
کا نام آیات قرآن سے چھپا کرتے ہین حتیٰ کہ حافظان
قرآن و وقت اختصاریت بہی پڑہتے ہین جو عربی دان
ہوگا یہی سمجھیگا کہ قرآن کیا ہے ایک عربی زبان مین موسیٰ
و عیسیٰ کی کہانی قصہ ہے در باب حضرت عیسیٰ کے یہودی سے
مسلمان ویسا ہی لڑتے ہین جسطرحکی عیسائی اور جب قرآن
نے عیسےٰ کو مان لیا تب وہ بہی ایک ممبر مسیحی کلاس کا ضرور
ہوا مگر عیسائی براہ زبردستی مسلمان کو دشمن مسیح کا قرار
دیتے ہین مگر غور کرنا چاہیے کہ ایشیا و آفریقہ و یوروپ مین
یہودی و وحشی و بت پرستون سے مسلمانون نے اسی موسیٰ
و عیسیٰ و ابراہیم و اسحاق اسماعیل و زکریا و یحییٰ کا نام قبول
کرایا کہ دنیا مین کوئی نئی بنا وٹ بنائی ہوی ششم صدی
عیسوی مین دین عیسوی کی تا صدی نہم جو کیفیت تواریخ
کلیسیا مین لکہی ہی اور بدعتیون کو رواج دے رکہا تہا۔
اور نہایت بگڑ گئے گویا اچہی خاصی بت پرست بدعتی
سمجہے جاتے تہے ایکطرف انکی دبانے والی یہودی دوسری
طرف بت پرست ان دونون کی زور آوری و کشمکش
مین دین عیسوی متغیر ہوکر سخت تباہی و بربادی کی حالت
مین تہا یعقول سر ولیم میور صاحب کے شہادت قرآنی بر کتب
ربانی مین اور رسالہ اپالوجی جان ڈیون پورٹ و تواریخ
کلیسیا چہاپہ الہ آباد و تاریخ انگلستان مسٹر کالیر صاحب کی
کہ تمام یوروپ کی عجیب حالت تاریکی و جہالت کی تہی انہین
مسلمانون نے علوم دینی و دنیوی کو رواج دیا جو کہ
منصف و حق پسند لوگ ہین وہ لوگ اسکا احسان مانتے
ہین منکر تثلیث و الوہیت کیونکہ مسلمانون کی نو ایجاد چیز نہین ہی
بلکہ تاریخ کلیسیا مین لکہا ہی کہ چند فرقہ ہی اور مسیحی کلیسیا کی
اسقوف تہی اور اسی لئے اونکا تذکرہ بہی مسیحی تاریخ کلیسیا مین
لکہا ہی اسوقت بہی یونی ٹیرین تمام حصہ یوروپ مین
جا بجا پہیلی ہوی ہین امریکا مین تو بیشمار ہین اس ہندوستان
مین بہی بڑی شہرون مین اونکی مسجدین موجود ہین
اگر تثلیث و الوہیت کی قوی دلائل ہوتی تو کیون پاک
عقیدہ کو چہوڑ دیتے عیسائیون کا مسلمانون سے اسباب مین
زیادہ الجہنا بیکا ہے اصل حال یہ ہی کہ جو جس فرقہ مین ہی
وہ بجز اپنی کتابون کے دوسری کتاب سے واقف نہین نام نہاد کی
پادری صاحب کہلاتے ہین انگریزی زبان مین صدہا کتابین
رد تثلیث و الوہیت مین لکہی گئی ہین جسکا دل چاہی کلکتہ سے
منگالیوے اون سے پادری صاحب نہین بولتے اسلئے کہ وہ تو
برابر کی ہمرتبہ ولایتی ذی عزت ذی علم و دولتمند انگریز ہین
ہزرون سے تو کوئی برابری نہین کرتا صرف دیسی مسلمان ہندی
جو انگریزی سے ناواقف اونکی دبانے کو لئی شہر مین گویا
غریب سے مان باپ ہین برہمو سماج نے بائبل مسیح کو مان لیا
مگر تثلیث و الوہیت کو نہین مانتا اور طرفہ یہ ہے کہ قرآن
در رسالت پیغمبر اسلام کو بہی مانتا ہے بقول مصنف شہادت
قرآنی کی قرآن کی تمام ہدایات گویا عین ترجمہ بائبل
مقدس کا ہے پس اسپر مسیحیونکا قرآن سے نفرت کرنا گویا در پردہ
بائبل سے روگردانی ہی رومن کیتہلک نے کتاب بائیبل
رول آف فیتہہ مین بخوبی ثابت کردیا ہے کہ پراوٹسٹنٹ
دیا پٹسٹ تمام منحرف و روگردان بائبل سے ہین
اور بڑے پکے دشمن دین مسیحی کی ہین ہندوستانی عیسائین

نے جب پادریون کے خوش کرنے کو اور اپنا نام پیدا کرنیکو
اور ترقی دولت کی سوچے تو یہ بات دیکھا کہ کوئی
دلیل ابطال دین اسلام کی تو ملتی نہین ہی تو یہ فکر کیا کہ
سنیونکا اعتراض شیعون پر اور شیعون کا اعتراض جو سنیون
پر کہ لکھا پایا اوسکو اردو مین چھپوا دیا پادری صاحبان
تو اوسکے سمجھنے مین بوجہ اعتماد کے متوجہ نہین پس ان کتابون
کی قدر مسلمانون کے انکھون مین کیا ہوگی سنکر مسلمان ہی
کہینگا کہ یہ تو آپس کی بحث تہی اسکا تو بہت جواب مگر یقین
لکھ چکے ہین کچھ نئے اعتراض نہین ہین جو کہ اتحاد ضعیف
پر اعتراض ہوتے ہے علمائے اسلام بہت پیشتر کہ اوسوقت عیسائیون
مین علوم کی ترقی بہی نہ تہی تحقیقات احادیث مین کتاب
الموضوعات بہت لکھدی ہین پس پادریون کی زیادہ تر بضاعت
ہے جو عوام کو دہوکا دیتے ہین برہمو دیونی تیرتھ و
نے درباب تردید تثلیث و الوہیت کی بایبل سے
جو جو مقام انتخاب کیا ہے اسمین پادریصاحبان یہ کہتے
ہین کہ مسیح مین دو حالت ہے ایک الوہیت دوم انسانیت
پس جس فقرات انجیل سے الوہیت پر شک آتا ہے وہ قول
مسیح کا حالت انسانیت کا ہے مگر تعجب ہے کہ اوسکی پہچان
کا کوئی قاعدہ نہین بتایا کہ دو نو حالت کے فرق ہر کوئی
دریافت کرلے اور یہ بات بہی بتانا چاہیے کہ کس وقت مین
مسیح جامۂ انسانیت سے بہی خالی ہوجایا کرتے ہے کیونکہ
جب وہ ہر وقت جامہ انسانیت مین ہے تب مشکل ہی سے شان
مین فرق مابہ الامتیاز کا پیدا ہونا ایک عجب خدا کی شان
ہے کہ یوروپ جو اب مسیحی دین کی بیخ و بنیاد ہے اوسی
جگہہ سے لوتی تیرتھ و تہیسٹ نے جز بکڑی اور روز بروز

بڑی جاتی ہین تو ہس سے خود بخود از غیب تائید الہی
اسلام کو پہونچتی ہے جناب لوتہر نے جو جو ہدایات بتائے
تہین اگر پورا پورا برتاؤ کیا جاتا تو بہی غنیمت تہا۔
بلکہ اوسپر بہی اصلاح و ترمیم ہوگئی اسوقت مین سر ایلا
محققین مسٹر لانگ - اڈوارڈ گبن - لارڈ بیکن -
نیوٹن - نیومن - پارکر - چین نگٹ - رابنا فرانسیسی
وغیرہم بہت ہین انجیل مین بعض جا بشان مسیح لفظ خدا
یا خداوند کا آیا ہے اس سے الوہیت مسیح قرار دیدیا ہمین
یہ غور طلب ہے کہ حواری شہر بشہر یہود و بت پرستون کی
ملکونمین منادی کرتے پہری اگر یہ اونکا اعتقاد ہوتا
تو خود اوسوقت کی مخالفین سے پہلے ہے تکرار پیش آتا۔
اور اسوقت کا یہی محاورہ تہا کہ بزرگ و آقا کو بلفظ
خدا کہتے تہے چنانچہ آج بہی ریلوے مین ایک گاڈ رہتا ہے اور
جہاز ونمین بہی گاڈ ہوتا ہے اور وکیل حکام ہائیکورٹ کو
مائی گاڈ مائی لارڈ کہتے ہین رومن کتہلک ہر ایک اپنے پادری
کو فادر کہتے ہین چنانچہ فادر پیٹر و فادر پاول و فادر
نفن کی لقب سے مشہور ہین اگر خدائی مین تکرار ہوتا
تو کوئی یہودی بت پرست دین مسیحی قبول نہ کرتا
بلکہ بہت برس پیچھے بدعتیون کی عہد مین موافق را
افلاطونی عقیدہ کے اس امید سے کہ بوجہ اتحاد عقاید کے
دین مسیحی ہر قوم مین گہس جاوی چنانچہ چند جہوٹی انجیلین
بنائی گئین اور عقیدہ مجوسی و مذہب بودہ ہندو وغیرہ
کا عیسائی عقیدہ مین ملایا گیا دیباچہ کتاب اگسٹس
و مجموعہ تاریخ کلیسا و مفتاح الکتاب مین مذکور ہین اور ائلی
و گریک مین و یروشلم مین جو جو کہ کلیسا بگڑ کر ہوا بدمذہب

تہا بدمذہبی مین دنیا کا سرگروہ شیطانی گمراہ فرقہ تہا ایک عجب
کی یہ بات ہی کہ کتاب پیدایش سے تا کتاب ملاخی نبی عہد
عتیق اوسمین تعلیم صرف ایکہی خدا کی ہوی اور اسی صیغہ واحد
سے بولا گیا کہ خدا نے آسمان و زمین کو پیدا کیا و خدا نے موسی سے
کہا اور یہی عقیدہ ابتداء نزول الوحی تورات مقام کوہ
سینا سے تا زمانہ حضرت یحیی شہید و استاد و مرشد حضرت
مسیح تک یہودیون کا رہا اور آجتک ہی اور بہت احادیث
بہی انمین ہے مگر تثلیث و الوہیت کی تعلیم کسی نبی سے پائی
نہین جاتی ہے اب عیسائیون نے ایک بیکار بحث الوہیم
کی نکالدی کیونکہ عدی مین مثل عربی کے لفظ جمع کو تعظیما
بولتے ہین مثل تعلیم کے اگر درحقیقت بائبل مین تثلیث
تہی تو جہان سقدر بیشمار انبیاء صدہا برس تک ہوتی
چلی آئی تو صاف لفظون مین کیون نہین انکی تعلیم کر دیا۔
اور ضرور تہا کہ کسی یہودی کا عقیدہ تثلیث کا بہی
ضرور ہوتا یا تواریخ انبیاء جو انگریزی مین ہین لکہا
جاتا کہ فلان نبی کی تعلیم تثلیث کی تہی پس دو طرحکی
تعلیم درباب عقیدہ سے خدا نہین دے سکتا جب عقیدہ عیسائی
مسلمان منکر تثلیث کافر و ناری و لایق عذاب و دشمن
مسیح ہین مگر یہی حال تو آبا اجداد مسیح کا از آدم تا یحیی
کا حال توحید پرستی عہد عتیق سے نکلتی ہے تو ہم کیا سب
انبیاء کافر و دشمن مسیح نکلے پس جب تک کہ تثلیث پرستی انبیاء
بنی اسرائیل کی نہ ثابت ہو اونکی نبوت و اونکی کتب الہامی
سب محل زوال مین پڑ جاتی ہین جب ذرہ ذرہ حالات
انبیا کی لکہی گئی اور تمام دنیا مین تورات پہیلی و اسقدر
علم و سلطنت اونکی قوم مین ہوی مگر تعلیم تثلیث پرستی

کیا مورخین سے مخفی رہی بلکہ مثل جان برون وغیرہ مفسرین
کے یہی رائے ہے کتاب پیدایش اباب نمبر ۱ - ۶ تک کہیں
زمانہ مین ایک خدا کی تعلیم دی گئی اب ایک فہرست لکہتا
ہون جس مین خالص ذکر خدای وحدہ لاشریک لہ ہے جسکا
دل چاہے بائبل سے ملالیوے اور دلائل اوسکی کتاب بشپ آنریبل
ریورنڈ موریسن - ریورنڈ لیور موریسی پنی دلکی لیکچرز
ایوب ۲ باب نمبر ۱ خروج ۴ باب ۲۲ ہوسع ۱۱ باب ۱
رومیہ ۹ باب ۴۰ ۲ کرنتہی ۶ باب ۱۸ یعقوب ۱ باب ۸ ۱
یوحنا ۱ باب ۱۲ ۱ پیتر ۱ باب ۲۳ ۲ رومیہ ۸ باب ۴ ۱
گلاتیہ ۳ باب ۲۶ استثناء ۴ ۱ باب ۷ یرمیاہ ۳۱ باب ۷
مشاہدات ۱۴ باب ۷ متی ۳ باب ۹ یوحنا ۸ باب ۴۴ و ۴۲
ایضا ۲۰ باب ۷ ۱ ایضا ۱۴ باب ۵۰ اور ۲۰ ۱ و ۲۳
اعمال ۱۰ باب ۳۶ متی ۵ باب ۴۵ ایضا ۶ باب ۴۴ و ۴۸
ایضا ۱۳ باب ۵ یوحنا ۶ باب ۲۸ ایضا ۷ باب ۱۶
ایضا ۸ باب ۲۶ و ۴۴ ایضا ۱۱ باب ۲۴ ایضا ۱۲ باب ۴۴ و ۴۵
ایضا ۱۳ باب ۳ ایضا ۱۷ باب ۴۲ اعمال ۱۷ باب ۲۹
مارک ۱۲ باب ۳۲ ۲ کرنتہی ۱ باب ۲ و ۳ افسی ۱ باب ۶
۱ یوحنا ۳ باب ۲ ایضا ۵ باب ۲ متی ۴ باب ۱۰
استثناء ۱۰ باب ۲ اصموئیل ۷ باب ۳ یسعیاہ ۴۵ باب نمبر ۲
ایضا نمبر ۴۸ باب ۵ ایضا ۴۴ باب ۶ مارک ۱۲ باب ۲۹
۱ کرنتہی ۸ باب ۴ استثناء ۵ باب ۶ ایضا ۱۷ باب ۳
احبار ۲۴ باب ۱۶ خروج ۲۰ باب ۳ یرمیا ۵ باب ۱۶
ایضا ۳۵ باب ۱۵ اعمال ۴ باب ۲۴ عبرانیہ ۳ باب ۴
متی ۱۰ باب ۴ ایضا ۱۹ باب ۱۷ ایضا ۲۷ باب ۴۶
ایضا ۲۳ باب ۱ - ۲۳ یوحنا ۳۶ باب ۳۶ ایضا ۴ باب ۳۴

متی ۲۰ باب ۲۳ لوک ۲۲ باب ۲۴ -

مینے کبھی نہین سنا کہ برہمو سماج کا کسی پادری نے جواب لکھا ہو بلکہ طرفہ یہ ہے کہ چند ولایتی عیسائی مذہب کو ترک کرکے برہمو ہو گئے پس اسی سے ظاہر ہوا کہ ایسا زور اور مذہب عیسی تہا، جسمین مسلمانون کو بہی بہت مدد ملتی ہے برہمو برابر اخبار انڈین مرر مین چہاپتے رہے کہ جہوٹی و لغو تعلیم تثلیث کو چہوڑ دو اور اپنی مذہب سے نکالدو - فقط -

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عصمت انبیاء علیہ السلام

الٰہی شکر تری بعد سے کہ تونے اپنی فضل و کرم سے ہماری ہدایت کے لئے انبیاء پاک کو مبعوث کیا - اور ان کو ایسی اخلاق و چلن کا نمونہ ہمارے لئے مقرر کیا گویا اونکی رویہ اور طریقہ کو ہمارے نجات کا ذریعہ ٹہہرایا - بعد حمد و صلوات کے فقیر پر تقصیر بندہ آلدین ابن کریم بخش لدہانوی جملہ محققین کی خدمت عالیہ مین عرضپرداز ہے کہ ایک رسالہ بنام نبی معصوم من تصنیف جناب پادری ویری صاحب مہتمم اخبار نور افشان میری نظر سے گذرا - علاوہ ازین ایک اشتہار بہی اخبار مذکور نمبر ۱۲ جلد ۹ مین مشتہر ہوا ہے - سو بندہ خاکسار اس رسالہ نبی معصوم کا جواب اپنی سعادت دارین سمجہکر دیتا ہے مگر اولاً مشتہر صاحب کے اشتہار کا خلاصہ ہدیۂ ناظرین کرتا ہون - بعد ازان رسالہ نبی معصوم کا جو لب لہوری تہوڑی عبارت نقل کرکے دیا جائیگا - خلاصہ اشتہار مذکور کا یہ ہے - کہ حافظ محمد عمر وکیل صاحب اگر میری رسالہ نبی معصوم کا جو لب دین تو مین بطور انعام کے مبلغ ۲۵ روپیہ دونگا جواب اولاً تو یہ اشتہار ایک نئی قسم کا ہے جو کبہی کسی مشتہر صاحب نے نہین دیا - چونکہ کسی ایک اشتہار از جانب اہل اسلام اولاً مشتہر ہو چکے ہین مگر ان مین یہ قید نہین لگائی گئی کہ ہماری فلان تحریر یا فلان کتاب کا فلان ہی شخص جواب دے کیونکہ ایک شخص کے مجیب مقرر کرنے سے تو صریح معلوم ہوتا ہے - کہ مشتہر صاحب پر کسی حق کے طالب نہین بلکہ ایک شخص غریب الطبع سے چہیڑ خانی کرتے ہین ہان اگر مشتہر صاحب حق سے کہتے - اور مرد میدان ہوتے تو اشتہار یون دیتے - کہ اگر کوئی اہل اسلام میری رسالہ نبی معصوم کا جواب دے تو مین بطور انعام کے مبلغ ۲۵ روپیہ دونگا مگر یہ مردانگی عیسائی صاحب کہان سے لائین وہ تو خود ہی اہل اسلام کے معترض ہین - چنانچہ بچہ بچہ جانتا ہے کہ اولاً از جانب جناب فضیلت مآب امام فن مناظرہ اہلکتاب سید ناصر الدین صاحب ابو المنصور نے رد نصاری مین تین کتابین چہپ چکی ہین جن پر دو دو سو روپیہ کا انعام مشتہر ہو چکا ہے جب انکی جواب سے عیسائی صاحب دم بخود ہوے تو ایک کتاب بنام دولت فاروقی دس ہزار روپیہ انعام کے وعدہ پر چہاپی گئی - مگر کہو تو کسی عیسائی صاحب کی قلم بہی اٹہایا ہے حالانکہ جناب پادری ویری صاحب مہتمم اخبار نور افشان نے پادری عماد الدین و پادری صفدر علی و ماسٹر رام چندر وغیرہ کو نہایت غیرت دی مگر ان مین سے ایک بہی نہ جاگا دیکہو میرے پیارے بہائی عیسائیو جب کہ اہل اسلام کی کئی ایک اشتہاری کتابین آپکی میز پر دھری ہین جو آپکو وزارت شرمندہ کرتی ہین اور تم اوسکے جواب نہین دے سکتے تو پہر کس موہ سے یہ اشتہار کہ مبلغ ۲۵ روپیہ دے جاوینگے اور پہر وہ اشتہار بہی خاص ایک

ہی شخص کے نام پر ہو اس سے بڑھکر اور بے غیرتی کیا ہوگی
سو مشتہر صاحب کو مناسب ہے، کہ اولاً ہمارے اہل اسلام کے
کتب کا جواب دے بعد فراغت ادای قرض اہل اسلام کے
پھر اپنی طرف سے اشتہار عام دے نہ کہ خاص اب ہم اپنا اصل
مطلب شروع کرتے ہین اور ہم اپنی تمام مطالبون کو جو
دلیلون مین بیان کرینگے اور وہ دلایل مندرجۂ ذیل ہین

دلیل اول ان آیات کا اصل مطلب جو مصنف رسالۂ
نبیٔ معصوم نے اپنی دعوے کے واسطے انبیاء علیہ السلام
کے گناہ گار ہونے پر قرآن شریف سے بیان کئے ہین -

دلیل دوم عصمت انبیاء علیہ السلام کا ثبوت از روئے
قرآن شریف - **دلیل سوم** عصمت انبیاء علیہ السلام
کا ثبوت از روئے بائبل اقدس **دلیل چہارم** بائبل کے
وہ آیات جن سے انبیاء علیہ السلام کا گناہ گار ہونا ثابت ہوتا
ہے سو اونکی رد مین دو دلیلین دلیل اول بائبل مین
تحریف کامل ہوگئی ہے دلیل دوم ایسے بائبل مین انبیاء
علیہ السلام کو پاک یعنے معصوم لکھا ہے **دلیل پنجم**
انبیاء علیہ السلام کے عصمت پر دلیل عقل سے بھی ثابت
کامل ہوتا ہے کہ انبیاء علیہ السلام بیشک معصوم ہین -
دلیل ششم از روئے اناجیل مسیح معلوم ہوتا ہے کہ گناہ گار ہونا
مگر قبل بیان کرنے دلایل مذکورۂ بالا کے اول اک تمہید کا
بیان کرنا ضروری امر ہے تاکہ ناظرین رسالہ ہذا پر بخوبی
معلوم ہوجاے کہ گناہ کیا شئی ہے اور وہ تمہید یہ ہے
کہ گناہ کے معنے یہ ہین کہ شریعت الٰہی کے خلاف کرنا وہ مخالفت
خواہ کسی امر مین ہو - دوسری بدون شریعت الٰہی کے
نیک اور بد مین تمیز بھی نہین ہوسکتی - گویا شریعت
الٰہی نیک و بد کے پہچان کے واسطے ایک عمدہ پیمانہ ہے چنانچہ
یہ امر پولوس خود قبول کرتا ہے کہ جہان شریعت نہین وہان
گناہ بھی نہین دیکھو خط رومیون کا باب ۴ درس ۱۵ پھر
لکھا ہے بغیر شریعت کے مین گناہ کو نہین پہچانتا - کیونکہ مین
لالچ کو نہ جانتا اگر شریعت نہ کہتی کہ تو لالچ نہ کر پھر خط مذکور
باب ۷ آیت ۷ جب گناہ کی حقیقت معلوم ہوچکی تو یہ بھی
معلوم کرنا چاہیے کہ آیا انسان کے ساتھ گناہ کا علاقہ بطور جوہر
ہے یا بطور عرض کے اگر کوئی کہے کہ گناہ کا علاقہ بہ نسبت
انسان کے بطور جوہر کے ہے تو اوسکی جواب مین لکھا جائیگا
کہ یہ عین ظلم ہے کیونکہ جب کوئی شئی پیدا ہوی تو جوہر
بھی اسکے ساتھ ہی پیدا ہوا اب اوسمین شئی کا کیا قصور ہے
اسلئے پیدا ہونا شئی کا بدون صانع کے ہو نہین سکتا اب
صانع شئی کو بہ سبب جوہر کے عیب دار نہین قرار دیگا کیونکہ جوہر
فعل شئی کا نہین بلکہ صانع کا ہے اور اپنی فعل کو آپ عیب دار
قرار دینا کمال عیب کی بات ہے اگر کہو تو بطور عرض کے
ہے تو یہ بات درست ہے مگر عرض کا یہ خاصہ ہے کہ جب کسی شئی
پر لگائین تو لگ جاے اور جب اتارین تو اتر جاے جب گناہ
کا علاقہ انسان کے ساتھ دریافت ہوگیا تو اب گناہ
کی اقسام بھی سنئے **اول** بموجب عقیدہ عیسوی کل گناہ
کے سرے دو قسم ہین ایک گناہ تو شریعت کا تجاوز
کرنا دوسرے فطرتی گناہ اس فطرتی گناہ کے سبب عیسائی
تمام جہان کو گناہ گار تصور کرتے ہین گو کہ یہ فطرتی
گناہ لایق مواخذہ کے نہین ہے، **دوسری** بموجب
عقیدے اہل اسلام بھی گناہ کے اقسام تو بہت ہین مگر مختصر
طور پر دو ہی کا بیان کرتا ہون اول احکام الٰہی کا قصداً

تجاوز کرنا اسمین تمام قسم کے گناہ شامل ہین دوسرے ترک اولیٰ۔ اور ترک اولیٰ کو صرف مجازاً گناہ کہتے ہین اسلئے کسی احکام آلہی کے مخالف نہین نہ اس پر مواخذہ ہوگا اور حقیقت اوسکی یہ ہے کہ کرنے پر ثواب ہے، اور نہ کرنے پر عذاب نہین فقط جب تمہید تمام ہوی تو اب مین اصل مطلب کو شروع کرتا ہون۔ باقی آیندہ۔

عیسائی بھائیون کا مسلمانون پر اعتراض

یعنے جو مسئلہ قرآن یا حدیث کا قرآن سے مطابق ہو گیا یہ لکھدیا کہ محمد صاحب نے بائبل سے لے لیا ہے اور جو مطابق بائبل سے نہ ہوا یہ کہدیا کہ جہوٹہ ہے اور بائبل سے لینا کہنے کی یہی وجہ ہے کہ بائبل پہلے و قرآن پیچھے ہے تو اس سے یہ قاعدہ نکلا کہ پچھلا اگلے سے لیا کرتا ہے اور جہوٹہ کا الزام دینا یہ تو ایک جوانمردی کی بات ہے اور ایسی بات ہے کہ گویا کسیکو گالی دیا مان اگر خوب تحقیق کرکے الزام جہوٹہ کا لگایا جاتا تو جب ہم عقلی دلائل حکماء غیر مذہب والون سے مانتے ہین تو اونکی بات کہ میرے بھائی اہل کتاب مسیحی ہین بدرجہ اولیٰ ہمکو تسلیم کرلینا واجب تہا دلیل اول کے جواب مین اسقدر عرض کرنا کافی ہے کہ بسا مسئلہ خود مسیح نے عہد عتیق و احادیث یہود سے لیا ہوگا۔ حاملہ ہونا یسع کا لوک اباب۔ مسئلہ طلاق متی ۵ باب ۳۱ و ۱۹ و ۳۔ دختر قتل یحییٰ متی ۱۴ باب ۶۔ مسئلہ صوم متی ۹ باب ۱۴ تا ۱۷ و ہوشع ۵ باب ۱۔ ۶ مسئلہ ازدواج متی ۱۲ باب ۴۔ زکوۃ متی ۲۳ باب ۲۳۔ اگر یہ کہا جاوے کہ مسیح تو خود خدا تہے تو یہ بات منکر الوہیت پر حجت نہین ہو سکتی ہے ۲ اور عجب طرح کا نامعقول اعتراض ہے یعنے جب کہ قرآن نے کتب مقدسہ کی تصدیق کی تو سوائے ہدایات انبیاء کے دوسری کس کتاب کو معمول بہ انسان کرسکتا ہے تو رات مین طریقہ قربانی دکا ہونکا لباس و نجورات و طیاری خیمہ و تابوت بنانا یہ تو ہند کی بت پرستون سے بہت شبیہ ہے اگر کوئی لامذہب یہ کہکر مصر و شام مین بہت بت پرستی پہیلی ہوی تہی کچہ فرق کرسکے بعض قاعدونکو تر میم کردیا تو اوسکا انہا دینا نہایت دشوار ہوگا اور خود ایسی معترض صاحبان یورپین موجود ہین جنکو بلفظ دہری کی یاد کرتی ہین کسی زمانہ مین یہودیون نے بہی چند بار بت پرستی کی شاید کہ ان لوگون نے اپنی سمجہ مین جائز سمجہا ہوگا اور اسی تورات سے استدلال کیا ہوگا چنانچہ مسیحیون مین بہی تصویر پرستی و شبیہ پرستی کا رواج ہو گیا تہا اور اوسکی جواز پر بشپ اسقوف کا فتوی جاری ہوا کرتا تہا خود رومن کتہلک مین آجتک مروج ہے اور وہ بہی اسکی بحث پر اسی بائبل مقدس سے تمسک کرکے دلائل قویہ پیش کرتے ہین چنانچہ بشپ ہارٹ مین نے دربار دربار کہنے نقاوی عبادت خانون مین یعنی مسیحی گرجے مین وقت نماز کے حسب ذیل ثبوت درج کیا ہے اور کتاب مذکور رومن چہاپا شہر پٹنہ کی ہے۔

خروج ۲۵ باب ۱۸۔ ۲ تواریخ ۲۸ باب ۱۷ و ۱۸ و ۱۹۔ ۲ تواریخ ۳ باب ۱۰ و ۱۱۔ ۳ سلاطین ۶ باب ۲۳ و ۳۲ و ۳۶۔ عبرانیہ ۱۱ باب ۲۱ ۲ سلاطین ۶ باب ۱۲۔ ۲ تواریخ ۵ باب ۲۔

زبور ۵۰ باب ۵ ۔ پلی ۲ باب ۱۰ ۔

رومن کتہلک کا فرقہ بہت بڑا ہے اور یہ باتیں کہ حضرت مریم کا صلیب کو جسمین تصویر مسیح کی رہتی ہے اپنی گلو و کمر مین مثل جنیو یہود کی رکہتی ہی چنانچہ اجتک کتہلک چرچ مین یہ دستور موجود ہے اور پراوٹسٹنٹ کو بہی اسباتکا اقرار ہے پس اسوقت اونکو بت پرست کہی تعجب سے خطاب کرتی ہین مگر اونکا یہی جواب ہے کہ ہمنے اگلون سے پایا ہے میری ایجاد نہین ہے اور بائبل مین بت پرستی کا بڑا گناہ لکہا ہی گویا پہلا دفعہ کہو کا یہی ہے چنانچہ اسی بت پرستی کی سبب بہت بار نبی اسرائیل پر اپنا قہر نازل کرکے ہلاک کیا اور تواریخ کلیسیا اردو و رومن چہاپہ مرزاپور والا باد مین بہی لکہا ہے کہ قدیم زمانہ مین جہوٹی جہوٹی کتابین بنام مسیح و حواری و مقدس لوگون کی منسوب کرکے رواج دیا کرتے تہے اور بیہودہ احکام و فتوے اپنی نفس پسندی سے شایع و عمل کراتی تہی پس عجب مشکل ہی کہ بقول کتہلک اگر وہ بیدین اور گمراہ تہے تو دین مسیحی سلسلہ بسلسلہ اونہی سے ملا پہر اسکے کتاب کا کیا اعتبار یعنے اوسی جہوٹے کی دی ہوئی ایک کتاب تو سچی دوسری جہوٹی کتاب مخالف عقل سلیم کی ہے اور اگر وہ اچہے و مقدس و بزرگ تہی تب ہنود پر بت پرستی کا الزام دینا صرف ایک تعصب ہے، مگر مسلمانون کے اکابر و پیشوا ایسی کبہی کوئی نہین ہوی جو ایسی جرم شرعی کی مرتکب پائے جاوین قرآن پر جو یہ الزام ہے کہ بعض قصص و حکایات لغو و غلط ہین مجملاً عرض کرتا ہون کہ یہود ی و کتہلک دنا حوت کی قدیم کلیسیا مسیحی کی کتابون مین جب نشان ملتا ہے تب جہوٹہ کہدینا زبردستی ہے جب دنیا کی سب باتین بائبل مین درج نہین ہوئین تب یہ کیا ضرور ہے کہ جو بائبل مین نہو وہ جہوٹہ ہوجاوے مثلاً بسا حالات تاریخی انبیا اسکی جسکا نشان دیگر کتب سے ملتا ہے اور خود مسیحی بہی اوسکو مانتے ہین مثل تاریخ جوسیفس وغیرہ کی تو یہ کیسی بات ہی کہ آپ جو کام کرین سب حق اور وہی کام جو دوسرا کرے جہوٹہ یہ انصاف بہی مسیحی دین پر ختم ہی مسیحی مذہب تو درحقیقت بہت اچہا تہا مگر مسیحیون نے اوسکو میلا و کثافت آلودہ کردیا، جب ہم مسیح کو و انجیل پاک کو مانتے ہین تب کیون مسیحی باتون کو جو کہ درحقیقت حق ہوتی کیون مانین اور پہر اگر ہم متعصب ہین تو ایک مذہب سے بیسون مذہب کیون نکلے چلے آتے ہین ہمارے مسلمانون مین بہی اختلاف ہی وہ قلیل و فروعی باتون کا صرف از روے اجتہاد کی ۔

رد ابطال حمقاء مذہب عیسوی

کون ماکا بیٹا ہے جو محمد خداوند تعالیٰ شانہ و عم نوالہ کے اک ذرہ بہی کہنے کی جرات کرسکے یہ وہ میدان ہے، جہان کوئی کیسا ہی کیون نہ ہو دو قدم تو یہ انہا کی نہین چلسکتا یہان بڑی بڑی بہل بہوئے کہاتے ہین حیران نظر آتی ہین کسی کسی عالم فاضل جو لیک منٹ کیا ایک دقیقہ عمر کا لحظ لحظ تحقیقات حقیقت مین صرف کرتے ہین دونون ایک ہی پیدائش سے حقیقت پر انکہین لگاتی ہین کہ اوسکی اصلیت کیا ہی بہت سے جہان مین کر کہ خاک بہی نہین سمجہتے پر جو جاتے ہین تو یہ کہ اوسکی پیدائش مین کوئی چیز بیکار اور بیفائدہ نہین اور اوسکی قدرت کی کچہ انتہا ہی نہین ۔ اس بحر ناپیدا کنار سے اک قطرہ کہ حقیقت کی انتہا ہی

ایسا ہی کوی عالم متبحر کیون نہو تشنا نہین ہو سکتا چنانچہ مولانا
مولوی فخر الدین صاحب رازی جیسے محقق باتحقیق کا کلام ہے
رباعی۔ ہرگز دل من ز علم محروم نشد۔ کم بود ز اسرار کہ
مفہوم نشد۔ ہفتاد و دو سال سعی کردم شب و روز معلوم
نشد کہ ہیچ معلوم نشد۔ خواجہ میر درد صاحب نے بھی ایسی
مضمونکی مناسبت کی ہے رباعی آیا جو وجود مین سو معدوم ہوا
بے فہمی تہی سب جو کچھ کہ مفہوم ہوا۔ سمجھے اتنا کہ کچھ نہ سمجھے افسوس
معلوم ہوا کہ کچھ نہ معلوم ہوا۔ جب ایسون ایسونکی ہوش
اڑتی دم بخود ہوی۔ چھکی چھوئی تو مین کس باغ کی مولی ہون
سعدی علیہ الرحمہ شکر خدای را کہ تواند شمار کرد۔ یا
کیست آنکہ شکر یکی از ہزار کرد۔ یہ تو عالم لوگونکی بات ہے حضرت
سرور کائنات فخر موجودات علیہ التحیۃ والصلوٰۃ جیسے اولوالعزم
ماعز فناک کہہ کے چپ ہوئے تو کون ہے جو دم مار سکے ہر گیاہیکہ
از زمین روید۔ وحدہ لاشریک لہ گوید۔ اگر بدن کا
بال بال زبان ہو جاوے تو بھی خداوند بیہمال کا شکر بیہم سے ایک بال
بھی ادا نہین ہو سکتا ہمین ایسے نبی کی امت مین پیدا کیا جسکا آدم
سے لیکر اسدم تک ہر یک متنفس دمبدم کلمہ خوان ہے صلوٰۃ اللہ علیہ
حبیب خدا ہست محبوب او۔ کہ بنی پارہ کردست مکتوب او۔
رتوسین شق قمر وا نمود۔ کہ او ماہ قاب قوسین بود۔ بود مہر
پیش نشان مریم۔ کہ وصل محمد و قدم شد مسیح۔ اما بعد
ایہا الناظرین پیش ازین کہ مضمون کے شروع کرنے پر قلم اٹھاؤن
ایک دو باتونکا تذکرہ کرنا نہایت ضروری ہے۔ اول کل جب
مین مدرسہ جا رہا تہا تو کیا دیکہتا ہون کہ ایک دو (کالی گوری)
کرسٹان کے چھوکرے جنہونے تمس مطبوعہ پنجاب پلجس ایک سو ساٹھی
لودہا۔ بازار مین دوکان دوکان تقسیم کر رہی ہی ہمین سے

ایک لی مجھے بھی دو تمس دے ایک کے پیشانی پر مسیح کا سر بنا ہوا اور دوسرا
جی ادہر۔ اور دوسرے پر موٹے موٹے حرف مین راہ نجات
تحریر تہا بعد مطالعہ کے مین نے ایک ہندی سائنس بہری یہ کتابچہ
کاشف اہل اسلام سے دینیات کے رسالہ ہی اس طرح پر تقسیم ہوا کرتے
جگہ جگہ طبع ہوکے مفت بانٹین جاتے۔ دوم صلیب سے شکل کا نقشہ کھینچنا
بھی اس موقع پر ضروری اور لابد۔ اسلئے وہ علحدہ تحریر ہے
اب مین مدعا طرازی مین مشغول ہوتا ہون۔ وما توفیقی الا باللہ
یہود حضرت مسیح کو کافر جو کہا اور مضل کے خطاب سے ملقب کرتے ہین۔
(انجیل متی اور یوحنا، باب ۱۲ درس) اور انکے ہاتھ ایسی شخص
کی واقعی سزا جو اپنے آپکو خدا کا نبی بنای پتھراو کرکے یا سنگسار
کرکے مارنے کی تہی (کتاب احبار ۲۴ باب ۱۴ درس اور استثنا ۱۳ باب ۱۱
درس) چونکہ اس سزا سے وہ اوسکو باغی قرار دیتے ہے اسواسطے حضرات
مسیحیا کی شفیع محشر سنگسار نہو بلکہ صلیب کی سزا تجویز ہوی۔
یہودیون کے کاہنون نے جب قتل کا فتوی مسیح پر لگایا یہ حکم بغیر منظوری
رومی گورنر کسی طرح سے نافذ نہین ہو سکتا تہا اسواسطے اوسے (مسیح کو)
پنطوس پلاطوس کی کچہری مین ضروری جانا پڑا۔ جس چھاپے مسلن
بین کرکے اسکے رہائی کے واسطے جو کہا تو یہودیون نے (جو
وہان حاضر تہے یوحنا ۱۸ باب ۲۸ درس اور عید فسح کے
تیاری مین سرگرم لگے ہوے تہے کیونکہ تہوڑی عرصہ بعد سبت شروع
ہونیکو تہی اور ان کو ایسے سخت فعل کرکے مرتکب ہونے کا شریعت
مین سخت منع تہا کیونکہ لکہا ہی کہ عید فسح کے دن کوئی کام
نکر (خروج ۱۲ باب ۱۶ درس واحبار ۲۳ باب ۷ درس
غل مچوانا اور شور پکا دانا شروع کیا کہ صلیب دو اوسے
صلیب دو (لوقا ۲۳ باب ۱۸ درس) حاکم نے بعد تحقیقات
اخیر مین کہا کہ خیر عید فسح کے دن تم ایک چور آزاد کیا کرتے ہو

مین اسے چھوڑ دیتا ہون تو اونہون نے کہا برابا س کو قتل کرو (یوحنا ۱۸ باب ۴۰ ورس) دیکھو رتیان کی تاریخ
سیح ۲۴ باب صفحہ ۲۷۹ شہ ۱۸۶۵ القصہ مسیح پر صلیب کا حکم
نافذ ہوگیا اور وہ صلیب پر جگڑے اور باندھے گئے صلیب
کا روز عید فصح کا پہلا دن تہا اور چھ گھنٹے یعنے دوپہر کے
وقت یہ واقعہ ہوا اور تہوڑی دیر بعد سبت شروع ہونے
لگا اور سبت بہی کیا کوئی معمولی سبت نہین - یہودیون کے
شریعت مین مذکور ہے کہ مصلوب یا مردہ کی نعش اسی دن
کو دفن کرنی چاہیے - استثناء ۲۱ باب ۲۲ و ۲۳ ورس
دیوشع ۸ باب ۲۹ ورس) جوسیفس یہودی مورخ بہی
اوسکو اپنی کتاب مین اسطرح لکہتا ہے کہ یہودی پہلے سنگسار
کرکے مارتے تہے اور پہر صلیب پر لٹکاتے تہے اب جب سے یہودیون
کی حکومت جاتی رہی اور رومیون کا دور دورا ہوا تو
سنگساری کی رسم اور اٹہا دی گئی - یہودیون نے نہ معاملہ
صلیب مین دخل دیا بلکہ نہایت ہی جلدی کرنی چاہی
کہ وہ اوتار جاوے - رومیون سے درخواست کی دیکہنا کہ
لاش لٹکتے نہ رہجاوے اوسکے ٹانگین توڑنی چاہئین -
(یوحنا ۱۹ باب ۳۱ ورس) عام قاعدہ ہے کہ مجروح کو جاں
سخت ہوتی ہے اسواسطے حضرت مسیح کو سرکہ اسفنج کے ذریعہ
پلایا تہا (متی ۲۷ باب ۴۸ ورس مرقس ۱۵ باب ۳۶
ورس لوقا ۲۳ باب ۳۶ ورس یوحنا ۱۹ باب ۲۸
ورس) جس سے اوسے غشی طاری ہوگئی -
فیلسوف الکندری بیان کرتا ہے کہ یہودیون نے پلاطوس
سے درخواست کی کہ مقدس سبت اس ملعون پاک لاش سے
ذلیل خراب نہو - ان ثبوتون سے اظہر من الشمس ہے کہ حضرت
مسیح صلیب پر سے بظاہر مردہ اور بباطن زندہ اتارا گیا تہا -
تو رومی سپاہیون نے اونکی ٹانگین یعنے چورون کی ٹانگین
توڑین اور مسیح کو غلطی سے مردہ خیال کرکے اسکی پہلو مین
برچہی چبھیدا اس مطلب سے کہ وہ کوئی حرکت مذبوحی کرکے
اس زخم سے خون اور پانی جاری ہوا تہا یہ روایت
صرف یوحنا ہی کی انجیل مین ہے مگر شک ہوتا ہی تو صرف
اسبات کا کہ مردہ کے جسم پر نشتر چبھنے سے نہ خون نکلتا ہے
نہ پانی کیونکہ یہ حال سب زندہ لاشون کا ہوتا ہی اگر زندہ نہ تہے
تو یہ امر خلاف قیاس وعقل کے نزدیک محال ہے اور اگر
زندہ تہی تو ہمارا دعوی ثابت رہا برچہی چبھنے کا مضمون
گو ہمارے خلاف نہین لیکن اور انجیل نویس اس بارہ مین
دو حرف بہی نہین لکہتے حالانکہ یہ امر اہم ایک بڑا مفید
کام تہا - ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بعد مین بعض بعض مشنریون
گو یون کے مطلب کا کچہ کا کچہ مطلب بنا کر مسیح سے خواہ مخواہ منسوب
کر دی ہین (زبور ۲۲ باب ۲۰ ورس کتاب زکریا ۱۲
باب ۱۰ ورس) صاف صاف ہی کہ جب سپاہیون کو حاکم
کے حضور سے اجازت نہ ہوی تو یہ امر خلاف قیاس ہے کہ
کسی سپاہی نے دہنکا دہنکی آپ کے ٹانگین توڑی ہون -
ہان جب برچہی کے مارنے کا تذکرہ جب کسی معزز پادری
صاحب سے ہوتا ہی تو وہ شکر شکن ہوتے ہین کہ مسیح دل شکستہ ہو
مرا تہا اس پر دو طرح بات ہوسکتی ہے ایک انجیل رو
دوسری حکمت کے بیان کے مطابق - مین دونون کو ہی مختصر
طور سے بیان کرتا ہون - اول مانا کہ وہ دل شکستہ ہو
مرا تہا تو وہ پیشین گوئی جہوٹی ہے جس مین بیان ہے کہ
دنیا کے گناہ اٹہانی کو آیا تہا کیونکہ اگر گناہ اٹہانی آیا تہا تو

واجب تہا کہ خوشی خوشی صلیب پر چڑہتا۔ کہ جیسا لکہا ہے وہ چلایا اور ایلی ایلی لما سبکتانی کہہ کے چلایا۔ دوم برچہی تو حوالی قلب مین لگی تہی اور وہان سے رفیق سفید سنگ کا مادہ نکلا مگر حوالی قلب کے مجروح ہونے پر اوسکا خون اندر کو نکلتا اور اسفل کے جانب بہہ جاتا نہ کہ فواری کی مثل باہر نکلتا (اہا پسلی مین پانی خون الگ الگ) جسے یوحنا نے اتنی دور سے دیکہا اگر یہ خلاف ہے تو وہ بہی غلط ہے غلط ہے کہ بہیڑین تتر بتر ہو جاوینگے اور بہیڑون والا پکڑا جاویگا۔ مانا کہ مسیح صلیب پر کہینچے گئے تہے البتہ تین گہنٹہ اذیت بہی انتہای۔ تو صلیب پر کوئی شخص مصلوب ہونے سے بہت جلد نہ مرتا تہا (نقشہ صلیب سے صاف ظاہر ہے کہ وہ صلیب ہمارے آجکل کی پہانسی کی مثل نہین ہوتی تہی) بلکہ بہوک کی اذیت و پیاس کی شدت زخمون کی سختی اور پیاس کی تکلیف سے تین چار دن برابر لٹکتے رہنے سے مرتا تہا اور جو قوی مزاج آدمی ہوتا تہا صرف فاقون کے مارے سے اوسکی جان نہ جاتی تہی پلطرخ و نیوس پلیطر کے کتاب سطیری کان ۱۱۱ وغیرہ مین اوسکی شہادت سے مسیح اور یہوس جو تیسری صدی مسیحی مین عفرات عیسائیون کا ایک مستند اور معتمد بزرگ گذرا ہے اس سے متفق الرای ہے۔ ہزارون مثالین موجود ہین جن سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اگر مصلوب کو صلیب سے تیسرے دن اتارا جاتا تو بہی وہ زندہ رہتا صرف مختصر طور پر لیک دو یہان نقل کئے جاتے ہین۔ بیرود بوطیس مورخ اپنے کتاب مین لکہتا ہے کہ سنہ ۷ کیس جو صوبہ الویس کے شہر کا حاکم تہا جب یوسف نے مسیح کے نعش دفن کرنیکو مانگی اور متعجب ہوا استفسا کیا کہ کیا وہ اتی جلدی مر گیا ہے (مرقس ۱۵ باب ۴۴ درس) ڈاکٹر ای کلارک نے متی ۲۸ باب ۳۵ کے تفسیر مین لکہا ہے کہ مصلوب اعذاب مین بہی کئی دن تک زندہ رہا۔ دفن کرنے والے نے بہی خوب کئے جہا جہت خوشبو لگا قبر مین رکہا سب کے سب عید مین مشغول ہو گئے نہ وہ دشمن رہا نہ رومیون کا گارد۔ سچ ہے، آدمی فرصت اگر پندرہ منٹ کی دیکہے، تو پہاڑ اٹہا سکتا ہے لیکن رات اور دن مین بہلا اوسکی کتنی شاگردونے فی خاک ہی کیا نہ ہوگا۔ اب ہفتہ کی شام کو یہودیون کو سوجہی اور حاکم کے پاس گئے کہ وہ مکار کہتا

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین محمد یعقوب کے اہتمام سے شایع ہوا۔